مکتوبات حضرت مولانا محمد اعزاز علی صاحب مرحوم شیخ الادب دار العلوم

بنام حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

تبرکات و نوادر

تاریخ ساز شخصیتوں کے نجی خطوط بھی تاریخ کا ایک حصہ ہوتے ہیں ان سے مکتوب نگار کے تاثرات اور طبعی صفات و خصائل پر روشنی پڑتی ہے اور بسا اوقات ان میں سے علم و حکمت اور واقعات و تاریخ کا مواد بھی مل جاتا ہے۔ برصغیر کے اعیان علم و فضل اور اکابر دین کے ایسے خطوط کا ایک کافی ذخیرہ دار العلوم اور الحق کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔ معلوم نہیں آئندہ ان کی مستقل اشاعت کا موقعہ ملے یا نہ ملے اس لئے بعض اکابر ملک و ملت کے چیدہ چیدہ خطوط الحق میں شائع کئے جائیں گے تاکہ یہ نوادر اور اکابر کے تبرکات دستبرد زمانہ سے محفوظ ہو سکیں، آج کی اشاعت میں حضرت شیخ الحدیث صاحب کے نام عالم اسلام کے ممتاز عالم استاذ العلماء شیخ الفقہ والادب مولانا اعزاز علی صاحب مرحوم دار العلوم دیوبند کے چند ایک مکاتیب پیش ہیں۔ وضاحتی نوٹ ایڈیٹر کے قلم سے ہیں۔ (ادارہ)

★

مولانا الفاضل العلام زیدت معالیکم

پس از سلام مسنون ابھی آپ کا والانامہ ملا۔ اس خبر سے اطمینان ہوا کہ قادر مطلق نے آپ کو مع الخیر والعافیت[1] وطن پہنچا دیا۔ فللہ الحمد والشکر والمنہ۔

آپ نے میرے احسانات کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں بہت سے الفاظ جن کا تعلق صرف حسن ظن سے ہے۔ تحریر فرمادئے ہیں، مجھ کو تعجب ہے کہ قیام[2] دار العلوم پر آپ کو تقریباً ایک سال گزر چکا اور اب تک آپ میرے قبائح سے ناواقف رہے۔ میرے بہت سے دوست ایسے ہیں کہ جب تک وہ دیوبند سے باہر رہے میرے عیوب[3] سے ناواقفیت کی وجہ سے میرے معتقد رہے۔ لیکن جب وہ دیوبند میں آئے اور میرے معائب ان پر واضح ہوئے، تو انہوں نے اپنی عقیدت کو بدعقیدگی سے بدل لیا۔ یہ امر آخر کہ بعض پر میرے سرائر جلد منکشف ہو گئے اور بعض پر بتاخیر۔ لیکن خدا نے آپ کو کیسا قلب صاف عطا فر

---

[1] تعطیلات رمضان گذار نے۔ [2] زمانہ تدریس دار العلوم دیوبند۔ [3] لفظ لفظ سے شان تواضع او استغناء نفس عیاں ہے، ہمارے اکابر کی یہ ساری بزم من تواضع للّٰہ۔ کی مظہر کامل ہے۔ " س "

ہے کہ آج تک بھی آپ نے میرے مقابع پر اطلاع نہ پائی ۔ یا یہ کہ اطلاع پائی مگر عقیدت کو نہ بدلا ۔ مجھ کو امید ہے کہ آئندہ سال آپ بھی اور صاحبوں کی طرح میرے کمترمات کو بغور دیکھ کر اپنی رائے کی تصحیح کر لیں گے ۔ میں آپ کا دعا گو ہوں ۔ اور جب تک آپ دارالعلوم کی خدمت اسی طرح کرتے رہیں گے ، جسطرح اب تک کی ، میں آپ کو دیکھ دیکھ کر خوش ہوتا رہوں گا ۔ میں بحمد اللہ اچھی طرح ہوں ۔ رمضان المبارک کے متعلق مجھ کو تشویش تھی کہ خدانخواستہ اس کی برکتوں سے مجھ کو محروم ہونا پڑے گا ۔ مگر منعم حقیقی کا ہزار ہزار شکر کہ میں بآسانی روزے رکھ رہا ہوں ۔ برخوردارم قاری احمد میاں سلمہ ۔ رشید میاں ۔ حامد میاں سلمہ سلام عرض کرتے ہیں ۔

والسلام　　محمد اعزاز علی غفرلہٗ از دیوبند

۲ ر رمضان ۶۳ھ شنبہ

عزیز مکرم زیدت معالیکم ۔

پس از سلام مسنون آپ کا ملفوف تحریر کردہ یکم شوال کل ۱۷ ر ذی الحجہ کو ملا ۔ دوسرے حضرات کی زبانی یہ معلوم ہو چکا ہے ۔ کہ آپ نے وہاں دورہ[1] شروع کرا دیا ہے ۔ میری حالت تو نہ دریافت کرنے کے قابل اور نہ سننے کی لائق ۔ حضرت مولانا مدنی مدظلہٗ ان خطرات[2] قریبہ کے باوجود بھی ایک دن چین سے نہ بیٹھے آپ آجکل بذریعہ موٹر دہلی تشریف لے گئے ہیں ۔ غالباً ۷ ر نومبر کے بعد واپس ہوں گے ۔ دارالعلوم دیوبند میں مفسدانہ افواہوں کے باوجود خیریت ہے ۔ بعد از عشاء دارالعلوم کا پہرہ طلبہ تناوبا دیتے ہیں ۔ آپ کی عدم موجودگی دارالعلوم میں بے رونقی کا باعث ہو رہی ہے ۔ ان اطراف میں فی الجملہ امن کے آثار شروع ہو گئے ہیں ۔ خدا کرے کہ امن ہو جاوے ، تو آپ بعجلت ممکنہ تشریف لانے کا ارادہ کریں ۔ رشید میاں سلمہ تو اوکاڑہ منڈی میں ہیں ۔ احمد میاں اور حامد میاں سلمہا سلام عرض کرتے ہیں ۔

محمد اعزاز علی غفرلہٗ

۲۸ ذی الحجہ ۶۶ھ شنبہ

برادر عزیز زیدت معالیکم

پس از سلام مسنون کے جب سے آپ دیوبند سے تشریف لے گئے ہیں ۔ اس وقت سے پہلا لفافہ آپ کا ملا ہے ۔ مجھ کو پتہ معلوم نہ تھا ، ورنہ خود ارسال خدمت کرتا ۔ ان چند ماہ میں جو حوادثات

---

[1] تقسیم کے بعد دیوبند میں پڑھنے والے چند طلبہ کے اصرار پر یہاں دورۂ حدیث شروع کرایا جس نے بعد میں دارالعلوم حقانیہ کی شکل اختیار کر لی ۔
[2] تقسیم کے فوراً بعد کے ناگفتہ حالات مراد ہیں ۔　۲ خط پر ۱۵ ر نومبر ۱۹۴۷ء کی مہر ثبت ہے ۔

گزرے وہ ناقابلِ بیان ہیں۔ جس سبعیت اور درندگی کا مظاہرہ اس عرصہ میں ہوا ہے، اسکی نظیر تاریخ کے کسی ایک ورق میں بھی نہ ملے گا۔ خون کی اس ارزانی اور انسانیت کی نایابی کا گلہ کس سے کریں۔ ع

کون سنتا ہے کہ فغانِ درویش ـــــ مسلمان کا عقیدہ ہے کہ جو مقدر ہے وہ ہو کر رہے گا۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ حسنِ خاتمہ نصیب کرے۔ آمین

آپ کی مفارقت تکلیف دہ ہے۔ میں اس پر مسرور رہا کرتا تھا۔ کہ آپ کا تعلق میرے ساتھ مخلصانہ ہے۔ خدا کرے کہ آپ کی یہ توجہ[1] آخرت میں کام آوے۔ آمین۔ میں آپ کا ادنیٰ خادم ہوں۔ اور چونکہ اجابتِ[2] دعا کیلئے داعی کی اہلیت شرط نہیں ہے۔ اس لئے آپ کا دعاگو بھی ہوں۔ آپ کے حلقۂ درس میں جو حضرات بندہ کے پرسانِ حال ہوں۔ ان سے عموماً اور جناب مولانا مولوی اشرار الحق[3] صاحب سے خصوصاً سلام فرمادیں۔ احمد[4] میاں اور حامد[5] میاں سلام عرض کرتے ہیں ۔

ز منجنیقِ فلک سنگ فتنہ می بارد — من ابلہانہ گریزم بآبگینہ حصار

محمد اعزاز علی غفرلہٗ از دیوبند

۰ر جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ

جناب محترم زیدت معالیکم

بعد از سلام مسنون آپ کا خط آیا آپ کے سعادتمندانہ الفاظ سے مسرت ہوئی دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ حیاتِ طویلہ عطا فرماکر اپنی مرضیات کی توفیق بیش از بیش دے آمین ـــــ آپ کی مفارقت کا صدمہ ہم خدام کو بھی کچھ کم نہیں ہے ، لیسا اوقات آپ کا تذکرہ رہتا ہے۔ اور میں تو آپ کو اکثر ہی یاد کرتا ہوں۔ دارالعلوم کے طلبہ بھی آپ کے ذکر سے خالی نہیں ہیں۔ میں اکابر کی کفش برادری کے طفیل میں پاکستان کے نقائص کو سمجھتا ضرور تھا مگر یہ معلوم نہ تھا کہ اس تقسیم سے ہندوستان اور پاکستان دونوں جگہ کے مسلمان اس درجہ تباہ ہونگے کہ ان کی تباہی ضرب المثل ہوگی اور دوست تو بجائے

---

[1] استاد کا خطاب شاگرد سے تواضع، شفقت اور ایسے ایسے طریقوں سے تلامذہ کو نوازنے کی مثالیں سلف میں ہی مل سکتی ہیں۔ [2] تواضع اور بے نفسی کے ساتھ حکیمانہ نکتہ آفرینی۔ [3] حکیم ڈاکٹر فاضل دیوبند ساکن اکوڑہ خٹک [4] بڑے صاحبزادہ حال مدرس دارالعلوم دیوبند۔ [5] دوسرے صاحبزادہ ۔ [6]

[6] قلندر ہرچہ گوید دیدہ گوید۔

(س)

خود دشمن بھی ان کی تباہی سے محزون و غمگین ہوں گے، اور کوئی مفر نہ ہوگا۔ تدابیر کے نتائج معکوس ہوں گے[1]

ز منجنیق فلک سنگ فتنہ می بارد من ابلہانہ گریزم بآبگینہ حصار

دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرمادے۔ آمین

دارالعلوم میں بحمد للہ خیریت ہے، آج سے سہ ماہی امتحان شروع ہے جمعیۃ العلماء صوبہ سی پی کا اجلاس ۲۵، ۲۶ نومبر کو ناگپور میں ہو رہا ہے۔ حضرت مولانا مدنی مدظلہ شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے ہیں۔ غالباً دس یوم کے بعد واپسی ہوگی۔ میں آپ کا خادم اور دعاگو بھی ہوں۔ بظاہر قریب الارتحال ہوں۔ اس لئے حسن خاتمہ کی دعا کا زیادہ محتاج ہوں۔ احمد میاں سلمہ، حامد میاں سلمہ، سلام عرض کرتے ہیں۔ حضرت مولانا مولوی معراج الحق صاحب و عزیزم مولانا مولوی سید فخر الحسن صاحب بھی خیریت سے ہیں، سلام عرض کرتے ہیں۔

دعاگو اور طالب دعا

محمد اعزاز علی عفرلہ، از دیوبند

۳۰ صفر ۱۳۶۹ھ سہ شنبہ

---

[1] اور آج تو نتائج کی ظہور پذیری گویا مکمل ہوا چاہتی ہے۔ "س"

بقیہ: ہمارے اکابر — حضرت کے وصال کے بعد پھر حضرت شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کی خدمت میں بخاری شریف بھی پڑھی۔ تمام اساتذہ خوش رہے، سند پر عمدہ الفاظ تحریر فرمائے۔ مولانا بدر عالم میرٹھی اسی سال سہارنپور سے آئے تھے، انہوں نے ترمذی شریف بخاری شریف ہمارے ساتھ ہی پڑھیں اور تقریریں بھی لکھیں۔ میں نے باقی فنون کی کتب اگلے سال دیوبند ہی میں پوری کیں۔ مقامات حریری مولانا بدر عالم نے مولانا اعزاز علی صاحبؒ سے پڑھی اور شرح بھی لکھتے رہے۔ میں بھی ترمذی شریف اور بخاری شریف کی تقریر لکھتا تھا۔ بیعت حضرت مولانا فقیر اللہ صاحبؒ نے حضرت شیخ الہندؒ سے کرا دی تھی۔ میرے جیسا نجس اور ناپاک آدمی حضرت مفتی صاحب کا احسان ہے کہ حضرت شیخ الہندؒ سے سفارش کی حضرت اسکو بیعت فرمالیں حضرتؒ نے فوراً قبول فرمالیا اور بیعت کر لیا۔ پھر احقر حضرت شیخ الہندؒ کے وصال کے بعد حضرت شاہ صاحب کشمیریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔ پھر ۱۹۳۸ء میں حضرت رائے پوریؒ سے بیعت ہو گیا یہ حضرت کی شفقت ہے کہ احقر کو رائے کوٹ سے بلا کر بیعت فرمالیا۔